غلام علی خان

ہندوستان میں ورود اسلام

پہلی بار ہندوستان میں اسلام کب اور کس طرح داخل ہوا اس کے لئے کتب تاریخ سے مختلف روایات ملتی ہیں۔

اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہندوستان سے عربوں کے تجارتی تعلقات زمانہ ماقبل تاریخ میں بھی قائم تھے جب عربوں نے اسلام قبول کیا تو اس وقت بھی ان کی نو آبادیاں ہندوستانی سواحل پر کبھی بلا شرکت غیرے اور کبھی ایرانیوں کے اشتراک سے قائم ہو چکی تھیں یہی وجہ ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کی بعثت کے چند سال کے اندر ہی اسلام اس برعظیم میں داخل ہو گیا۔

عہد رسالت میں کسی صحابی کے یہاں آنے کی کوئی مستند روایت نہیں ملتی۔ قاضی اطہر مبارکپوری اپنی تصنیف "عرب و ہند عہد رسالت میں" میں صحابہ کرامؓ کی دعوت اسلام ہندوستان میں لانے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "اس سلسلہ میں ہمیں صرف دو روایتیں مل سکی ہیں پہلی روایت قنوج کے راجہ سرباتک کے پاس صحابہ کے دعوت اسلام لے کر آنے اور راجہ کے مسلمان ہونے کی ہے جسے حافظ ابن حجر نے الاصابہ میں غیر مستند قرار دیا ہے۔

وزعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انفذ الیہ حذیفۃ واسامۃ و صھیبا یدعونہ الی الاسلام فاجاب واسلم وقبل کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم (1)

سرباتک نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پاس حذیفہؓ اسامہؓ اور صہیبؓ کو دعوت اسلام دیکر بھیجا چنانچہ اس نے اسلام قبول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہ مبارک کو بوسہ دیا۔

اس روایت کو نقل کر کے حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ذہبی نے تجرید اسماء الصحابہ میں کہا ہے کہ یہ کذب واضح اور کھلا جھوٹ ہے۔

دوسری روایت سندھ میں پانچ صحابہ کرام کے آنے اور ان میں دو حضرات کے واپس جانے اور تین کے سندھ ہی میں انتقال فرمانے کی ہے یہ روایت ایک قلمی مجموعہ میں جمع الجوامع کے حوالہ سے نقل کی گئی ہے۔

روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسل کتابہ الی اھل السند علی ید خمسۃ

نفر من اصحابه فلما جاء وافى السند فى قلعة يقال نيرون اسلم بعض اهله ثم رجع من اصحابه اثنان مع الوافد عليه من السند وبقى ثلاثة منهم فى السند واظهر اهل السند الاسلام ويبتوا لاهل السند الاحكام وماتوافيه وقبورهم فيه الان موجودة وحدت

روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سندھ کے باشندوں کے یہاں اپنے پانچ صحابہ کے ذریعے اپنا نامہ مبارک بھیجا جب یہ لوگ سندھ کے مقام نیرون کوٹ میں آئے تو وہاں کے بعض لوگوں نے اسلام قبول کیا پھر ان پانچ میں سے دو واپس چلے گئے اور باقی تین سندھ میں رہ گئے۔ سندھ کے لوگوں نے ان کی وجہ سے اسلام قبول کیا اور انھوں نے ان کو اسلامی احکام سکھائے بعد میں یہ لوگ سندھ میں انتقال کر گئے اور ان کی قبریں ابھی تک یہاں موجود ہیں۔

مجموعہ کلمات ورسائل مولوی بخاری قلمی ورق 90 اسے یہ روایت لی گئی ہے۔

جس قلمی مجموعہ یادداشت سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نہ وہ معتبر ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ جمع الجوامع کون سی کتاب ہے جبکہ علامہ سیوطی کی جمع الجوامع میں اسی قسم کی روایت مستبعد معلوم ہوتی ہے۔

(2)

بزرگ بن شہریار خدا رامہرمزی چوتھی صدی ہجری کا مشہور جہاز راں اور سیاح ہے وہ عرب سے ہندوستان اور چین تک جہاز رانی کرتا تھا اس نے اپنی کتاب عجائب الہند میں یہاں کے ساحلی مقامات کے حالات نہایت تفصیل سے لکھے ہیں اس نے سراندیپ کے جوگیوں اور سنیاسیوں کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحقیقاتی وفد جانے اور اس کے اثرات کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔ " سراندیپ اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر ملی تو انھوں اپنے ایک سمجھ دار آدمی کو مدینہ بھیجا اور اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے حالات کی اور آپ کی دینی دعوت کی تحقیق کرے مگر اس آدمی کے سامنے کچھ مشکلات آگئیں اور وہ اس وقت مدینہ منورہ پہنچا جب آپؐ وصال فرما چکے تھے بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی وفات پا چکے تھے اور حضرت عمرؓ بن خطاب خلافت پر متمکن تھے اسلئے آپ ہی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور آپ نے اسے شرح و بسط کے ساتھ تمام باتیں بیان کیں"

اس کے بعد لکھا ہے کہ یہ نمائندہ سراندیپ کے لئے بحری راستہ سے روانہ ہوا مگر مکران کے قریب اس کی موت واقع ہو گئی اس کے ساتھ ایک ہندوستانی نوکر تھا وہ تنہا سراندیپ پہنچا اور اس نے لوگوں سے پورا ماجرا بیان کیا۔ اس نے اہل سراندیپ سے حضرت عمرؓ کی تواضع اور خاکساری کا حال بیان کیا اور بتایا

کہ وہ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے ہیں اور مسجد میں بلا تکلف سو جاتے ہیں اس کا اثر اہل سراندیپ پر بہت اچھا پڑا۔ (3)

جنوبی ہند میں صدیوں قبل سے عرب تجارت کر رہے تھے اور وہاں ان کی نو آبادیاں تھیں عرب تاجروں کی پرامن تبلیغ سے جنوبی ہند میں اسلام کی اشاعت ہونے لگی لیکن ہندوستان کے شمال و مغرب میں اسلام اتفاق سے حادثات کے پیچھے آیا۔ (4)

15ھ میں مجاہدین اسلام کی پہلی مہم

فاروقی عہد کے ابتدائی دور 15ھ میں مجاہدین اسلام کی ایک رضاکارانہ مہم تھانہ یا تانہ (Thana) اور بھڑوچ میں شروع ہوئی علامہ بلاذری نے فتوح البلدان کے باب فتوح السند میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے 15ھ میں عثمان بن ابو العاص ثقفیؓ کو بحرین اور عمان کا حاکم بنایا۔ عثمان نے اپنے بھائی حکم بن ابو العاص کو بحرین روانہ کیا اور خود عمان پہنچ کر تھانہ کی طرف ایک فوجی مہم روانہ کی اور جب یہ لشکر واپس آیا تو حضرت عمرؓ کو اس کی تحریری اطلاع دی۔ آپ نے لکھا کہ اے ثقفی تو نے گویا کیڑے کو لکڑی پر سوار (کرکے سمندر کے حوالے) کر دیا ہے۔ خدا کی قسم اگر مسلمانوں پر کوئی آفت آئی تو میں تمہاری قوم سے اس کا بدلہ لونگا نیز عثمان نے اپنے اس بھائی حکم کو بھڑوچ روانہ کیا اور اپنے دوسرے بھائی مغیرہ بن ابو العاص کو دیبل (قریب کراچی) کی کھاڑی کی طرف روانہ کیا جہاں ان کو دشمن کے مقابلہ میں کامیابی نصیب ہوئی۔ (5)

اس طرح شہنشاہ ایران کے تمرد اور تکبر کے سبب مسلمان سپاہ کو مکران تک آنا پڑا۔ 21ھ یا 23ھ میں ایران کے ساتھ اسلامی افواج کا آمنا سامنا ہوا مکران کے محاذ پر اہل سندھ نے بھاری فوج سے ایرانیوں کی مدد کی لیکن سندھیوں نے شکست کھائی اور مسلمان سپاہ کامیاب و کامران ہوئیں۔ پھر حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے دور میں کسی نہ کسی رنگ میں اسلامی مہمات کا سلسلہ جاری رہا مگر ہندوستان میں اس کے بعد خلافت راشدہ میں کسی اسلامی مہم کا پتہ نہیں چلتا۔

75ھ میں جب حجاج بن یوسف ثقفی مشرقی ممالک کا اعلیٰ حاکم ہوا تو اسی زمانہ میں وہ مشہور واقعہ پیش آیا جس سے سندھ فتح کرنے پر عرب مجبور ہو گئے حالانکہ خلیفہ دوم کے حکم پر اس وقت تک وہ لوگ قائم تھے اور بجز سرحدی سرکشوں پر تاخت کرنے کے فتح سندھ کا کبھی خیال نہ آیا تھا۔

مسلمانوں میں ابتداء سے تجارت کا شوق رہا ہے چنانچہ نہ صرف اسلامی ممالک میں بلکہ دور دراز ملکوں میں بھی تجارت کا بازار گرم رکھتے تھے۔

بحرہند میں لنکا، مالدیپ اور چین تک مسلمان تاجر آتے جاتے رہتے تھے۔ مسلمانوں کی فتوحات کا شہرہ

دور دور تک تھا اور دنیا کا ہر بادشاہ خلیفہ سے دوستی کا متمنی تھا لنکا کا راجہ بھی انھی میں سے ایک تھا۔ اتفاقاً" ایک مسلمان تاجر وہاں وفات پا گیا اس کی بیوہ عورت یتیم لڑکے اور لڑکیاں تھیں لنکا راجا نے انہیں بڑے آرام سے تحائف و ہدایا کے ساتھ ایک جہاز پر سوار کر کے خلیفہ کے پاس روانہ کر دیا اور اسی وساطت سے اس نے چاہا کہ خلیفہ سے رسم اتحاد بڑھائے اسی جہاز میں کچھ حجاج کرام بھی تھے یہ جہاز جب سندھ کی مشہور بندرگاہ دیبل (دیول) کے قریب پہنچا تو سندھی قزاقوں نے اسے لوٹ لیا یہ سندھ کی مشہور قوم "مید" کے لوگ تھے۔

ان قیدیوں میں سے ایک عورت قبیلہ یربوع کی تھی بے اختیار پکار اٹھی کہ فریاد اے حجاج' جب اس کی خبر حجاج کو ہوئی تو وہ غصہ کے مارے بے تاب ہو گیا اور انتہائی جوش میں کہ اٹھا "ہاں میں آیا اس واقعہ سے حجاج کے دل پر ایک چوٹ سی لگی اور اس نے سندھ فتح کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ خلیفہ سے اصرار سے اجازت لی اور اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کو ایک زبردست لشکر دیکر مہم پر روانہ کیا لیکن اس سے پہلے حجاج نے ایک سفارت راجہ داہر کے پاس سندھ بھیجی تاکہ راجہ کے ذریعے تمام قیدی واپس کر دیئے جائیں لیکن راجہ نے جواباً" لکھا "یہ کام بحری قزاقوں کا ہے جو میری اطاعت سے باہر ہیں اس لئے میں اس معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ (7)

حجاج نے فوری کاروائی کے لئے مختصر فوج عبداللہ بن بنہان کی سرکردگی میں دیبل بھیجی لیکن عبداللہ شہید ہوا پھر بدیل بن طہفہ بجلی کو لشکر کشی کا حکم ہوا لیکن حالات ان کے بھی خلاف رہے اور وہ بھی شہید ہوئے چنانچہ حجاج نے پھر اپنے بھتیجے محمد بن قاسم کو ایک زبردست لشکر کے ساتھ سندھ روانہ کیا۔ یہ لشکر اتنا منظم اور آراستہ تھا کہ چھوٹی سے چھوٹی اشیاء ضرورت بھی ہمراہ روانہ کی گئیں۔

اسی زمانہ میں ایک بات اور پیدا ہو گئی جس کے باعث حجاج کو سندھ فتح کرنے کی ایک ضد ہو گئی کہ خلافت اسلامیہ کا باغی سردار محمد علافی جو قبیلہ بنی آسار سے تھا وہ پانچ سو افراد کے ہمراہ سندھ میں راجہ داہر کے ہاں مقیم ہو کر خلافت کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف تھا۔

سندھ کے لوگ راجہ داہر کی معیت میں بڑی بے جگری سے لڑے لیکن مسلمان سپاہ پر فتوحات کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ راجہ قتل ہو گیا اور سندھ پر اسلامی افواج کا قبضہ ہو گیا۔

93ھ ہجری میں محمد بن قاسم نے راجہ داہر کا سر' فتوحات سندھ کا مراسلہ اور فتوحات کا مال حجاج کو بھجوایا۔

چنانچہ 92ھ سے لے کر 95ھ تک پورا ملک سندھ کشمیر تک اسلامی خلافت کا حصہ بن چکا تھا۔

محمد بن قاسم کی سندھ سے واپسی کے کچھ عرصہ بعد یہاں مقامی راجاؤں نے پھر کسی نہ کسی صورت

میں قوت پکڑلی اور کچھ علاقوں پر کنٹرول حاصل کر لیا۔

دوسری مہم - اموی دور خلافت

مملکت بلہرا کے علاقہ گجرات میں پھر سے مسلمانوں کی سرگرمیاں شروع ہوئیں چنانچہ اس دوران تمام سندھ مسلمانوں کے زیر قبضہ آچکا تھا اور اموی خلفاء کے عمال و حکام یہاں حکومت کرتے تھے۔ ہشام بن عبدالملک (105 تا 125ھ) کے زمانہ میں جنید بن عبدالرحمٰن مری کو سندھ کا گورنر مقرر کیا جس نے یہاں کے حالات درست کرنے کے بعد گجرات کے کئی شہروں پر فوج کشی کروائی اور مرمد' مندل' دھنج' بھڑوچ اور بیلمان کو فتح کیا۔ (7)

تیسری مہم - عباسی دور خلافت

عباسی دور خلافت میں پھر ہندوستان کے ان علاقوں کی طرف توجہ کی گئی ابو جعفر منصور 132ھ تا 158ھ نے ہشام بن عمرو تغلبی کو سندھ کا گورنر مقرر کیا اور اس نے یہاں آتے ہی سندھ کے بگڑے ہوئے نظام کو درست کیا۔ پھر ہندوستان میں اسلام کا پودا ترکی النسل غزنوی حکمرانوں نے لگایا سلطان محمود غزنوی نے 417ھ / 1027ء میں لاہور فتح کیا اور یہاں ایک مستحکم اسلامی سلطنت قائم کر کے اسلامی تہذیب و ثقافت کو پروان چڑھایا۔

پھر سلطان معزالدین محمد بن سام غوری نے 589ھ / 1193ء میں دہلی فتح کیا اس کے غلام قطب الدین ایبک 1206ء کے زمانہ میں اسلامی حکومت بنگال تک وسیع ہو گئی۔ غلام حکمرانوں نے ہندوستان میں مسلم حکومت کو وسیع کیا اور استحکام بخشا۔ خلجی اور تغلق حکمرانوں کی یہ خدمت قابل ستائش ہے کہ وہ ایک صدی تک وحشی تاتاریوں کے پے در پے حملوں کے سامنے سینہ سپر رہے انہوں نے اہل ہند کو وحشی تاتاریوں کی قتل و غارت گری اور تباہی سے محفوظ رکھا جب اسلامی تہذیب کے منارے بلخ و بخارہ' سمرقند نیشاپور' بغداد و دمشق میں غارت گری اور آتش زنی کا ہدف بنے ہوئے تھے تب ہندوستان اسلام کا قلعہ تھا لوگوں کے لئے جائے پناہ' پرامن و محفوظ تھا۔ (8)

ہندوستان میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں مسلم عرب تاجروں نے بھی جنھوں نے ساحلی علاقوں میں باقاعدہ طور پر اپنی نوآبادیاں قائم کرلیں تھیں بہت اہم کردار ادا کیا۔

جن مبلغین اسلام نے ابتداءً جنوبی ہند میں کام کیا تھا ان کے متعلق ہماری معلومات بہت محدود ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ صوفیاء کے مختلف سلسلوں کی تنظیم سے قبل تبلیغی کام مسلم عرب تاجروں کے ذریعے ہی ہوتا رہا۔

قدیم ترین بزرگوں میں سے جن کے متعلق ہمیں کچھ معلوم ہے وہ نطھر ولی تھے جن کا انتقال 1225ء میں ہوا اور جنہیں ترچنا پلی میں دفن کیا گیا۔ ان کا تعلق ایشیائے کوچک کے ایک مقتدر خاندان سے تھا ان کے مرشد سید علی بادشاہ حرمزی نے انھیں ہدایت کی تھی کہ وہ جنوبی ہند میں جا کر تبلیغ اسلام کریں۔ مدورا اور ترچنا پلی کے روتنوں میں ایک روایت یہ ہے کہ انھوں نے نطھر ولی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ (9)

صوفیاء کی خدمات اسلام کے بارے کوششوں کی تفصیلات ایک مشکل امر ہے۔

اشتیاق حسین قریشی رقمطراز ہیں کہ "تاریخ کے محقق طالب علم کو اس سلسلے میں جو معلومات آسانی کے ساتھ مل سکتی ہیں وہ بالکل ناکافی ہیں۔ مگر ان سے ایک خاکہ ضرور تیار ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں تبلیغ اسلام کا کام عربوں کی نوآبادیوں نے کیا مگر جب آہستہ آہستہ تصوف کے سلسلے ابھرنے لگے تو صوفیاء نے جنوبی ہند میں آنا شروع کر دیا اور مسلمانوں کے ذوق و شوق کو برقرار رکھنے اور غیر مسلمانوں کو دائرہ اسلام میں لانے کے دوگونہ مقصد سے وہیں قدم جما دیئے۔ (10)

اگرچہ جنوبی ہند کی اکثریت کو مسلمان نہ بنایا جا سکا مگر اسلام کو ایک اور مختلف' غیر متوقع اور اہم میدان میں نمایاں فتوحات حاصل ہو گئیں اس علاقے کے مذہبی تصورات پر اسلام کا بہت گہرا اور زبردست اثر پڑا۔ (11)

حواشی

1- عسقلانی' احمد بن علی بن حجر' حافظ' الاصابہ فی تمییز الصحابہ بحوالہ' مبارکپوری' قاضی' اطہر' عرب و ہند عہد رسالت میں' فکر و نظر پبلیکیشنز۔ سندھ 1986ء ص 190

2- مبارکپوری' قاضی اطہر' عرب و ہند عہد رسالت میں' ص 190 - 191

3- مبارکپوری' قاضی اطہر' عرب و ہند عہد رسالت میں ص 155 - 156

4- سید حسن ریاض' پاکستان ناگزیر تھا' شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ کراچی 1986

5- مبارکپوری' قاضی اطہر' ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں' مکتبہ عارفین کراچی' س - ن' ص 26

6- ندوی' ابو ظفر سید' تاریخ سندھ' حصہ اول مطبع معارف اعظم گڑھ' 1987' ص 42

7- مبارکپوری' قاضی' اطہر' ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں - ص 28

8- محمد سلیم پروفیسر' تاریخ نظریہ پاکستان' ادارہ تعلیمی تحقیق لاہور 1987 ص 43 - 44

9- ان کا تذکرہ مختلف ناموں سے آیا ہے- نادر شاہ (ایمپرل گیزیٹیر آف انڈیا)
Imperial Gazetter of India جلد 34 صفحہ 47-
نتھڑ ولی (خان قادر حسین صفحہ 36) اور نتھڑ شاہ آرنلڈ (Arnold)
"The Praching of Islam" ص - 267
بحوالہ قریشی، اشتیاق حسین، برعظیم پاک ہند کی ملت اسلامیہ، جامعہ کراچی- س - ن - ص 13

10- قریشی، اشتیاق حسین، برعظیم پاک و ہند کی ملت اسلامیہ، ص 9

11- ایضاً

المراجع

اشتیاق حسین قریشی، برعظیم پاک و ہند کی ملت اسلامیہ، شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ کراچی س - ن

حسن ریاض، سید، پاکستان ناگزیر تھا، شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ کراچی - 1982

مودودی، ابوالاعلیٰ سید، تحریک آزادی ہند اور مسلمان، اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور 1981

محمد اکرام شیخ، آب کوثر، ادارۂ ثقافت اسلامیہ، لاہور 1975

محمد سلیم، سید، پروفیسر، تاریخ نظریہ پاکستان، ادارہ تعلیمی تحقیق لاہور 1987

محمد عارف، ڈاکٹر، تحریک پاکستان - پروگریسو پبلشرز لاہور 1994

ندوی، ابوظفر، مولانا، سید، تاریخ سندھ، مطبع معارف، اعظم گڑھ 1947

مبارکپوری، اطہر، قاضی، عرب و ہند عہد رسالت میں، فکرونظر پبلیکیشنز - سندھ 1986

مبارکپوری، اطہر، قاضی، خلافت امویہ اور ہندوستان، اسلامک پبلشنگ ہاؤس لاہور - س - ن

مبارکپوری، اطہر، قاضی خلافت عباسیہ اور ہندوستان، فکرونظر پبلیکیشنز سندھ - 1984

مبارکپوری، اطہر، ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں، مکتبہ عارفین کراچی، س - ن

عسقلانی - احمد بن علی بن حجر، حافظ، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، مصر، 1939

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"تم ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے انہیں ایسا کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں"۔ (الحشر: 19)